# باب الدعوات

## ارواح والقبور

از قلم محمد ارشد قادری ، فقیر نور محمد جوراھی

# خاص الخاص عمل

خاندان سروری قادری / جوراھی شریف
بنابکے شریف / مبڑہ شریف کا خاص الخاص عمل

اہلِ خواب کے لیے چاہیے کہ وہ قبر کے پاس سو جائے اور اگر اہلِ دل ہو تو مراقبہ کرے اہلِ عیاں ہے تو اسے روحانی ظاہری طور پر ملاقات کر کے اس کی مدد کر دے گا اور اس کے کام کو حل ہوتے ہوئے دکھادے گا۔ دعوت القبور کا عمل پاکستان میں صرف طریقہ قادریہ سروریہ میں ہے اور کسی خاندان کو اسکی توفیق نہیں ہے اور نہ ہی اس عمل کو کوئی دوسرا خاندان کر سکتا ہے۔ دُوسرے سلسلہ والے صرف کشف القبور کر سکتے ہیں کیونکہ دعوت القبور میں روحانی کو مسخر اور مطیع کر لیا جاتا ہے اور یہ عمل جان جوکھوں کا کام ہے۔ یہ صرف اس حالت میں کرنا چاہیے جب کسی عامل کی اجازت ہو یا آدمی خود عامل کامل واصل ہو۔

## علم دعوتِ ارواح

کشف القبور کا طریقہ تو تقریباً تمام اولیائے کرام سے ہر سلسلہ میں مشہور و معروف ہے لیکن دعوت القبور کا طریقہ صرف حضرت سلطان العارفین سلطان باہو قدس سرہٗ کی دریافت ہے آپ کی تصانیف میں اس کا بہت ذکر موجود ہے اور آپ ہی کے سلسلہ قادری سروری کے خلفاء و مریدین میں بیشتر حضرات کو فتح باطنی سے اس پر مکمل تصرف حاصل ہے چنانچہ میرے پیشوا اور روحانی مربی حضرت فقیر نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس عمل دعوت القبور میں بڑی کامل دسترس حاصل تھی اسی لیے ہمارے دارالعلوم جامعہ صوفیہ بنابکے شریف میں دعوت القبور کو حاصل کرنے اور اس طریقہ سے فیضانِ روحانی پانے پر عبور کرایا جاتا ہے حضرت قبلہ فقیر صاحب قدس سرہٗ اکثر مجھے فرمایا کرتے تھے کہ دعوت القبر کا طریقہ اور مشاہدہ تو میں نے تجھے مکمل کرا دیا ہے اب کوئی ایسی صورت ہو کہ ایک جگہ زیر زمین کھود کر بنائی جائے اور اس میں اس قسم کا طریق کار اختیار کیا جائے آپ ہر رُوح کو اس جگہ بلا سکیں گے نہ کسی قبر پر جانے کی ضرورت رہے گی اور نہ ہی دُور دُور کے تکلیف دہ سفر اختیار کرنا پڑیں گے چونکہ اکثر اولیائے کرام کی قبور دُوسرے ممالک میں موجود ہیں۔ پھر اس زمانہ میں پاسپورٹ اور ویزا کی پابندیوں اور بے شمار دشواریوں سے بھی جو راستہ میں مجبوراً اختیار کرنی پڑتی ہیں، جان چھوٹ جائے گی۔

چنانچہ حضرت فقیر صاحبؒ کی ہدایات کے مطابق مجالس دعوت الارواح شروع کی گئیں۔ خدا کے فضل و کرم سے اس میں دعوت القبور سے بھی زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے، اس کی

پوری تفصیل آگے آئے گی۔

## بیداری میں اولیاء اللہ کی زیارت

بیداری میں فوت شدہ اولیاء اللہ کو دیکھنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ انسان ریاضت وعبادت کے ذریعہ اپنی رُوح کو اس قدر صاف کرے کہ اس کا وجودِ بشری بھی لطیف اور رقیق ہو جائے یعنی حجاباتِ بشریہ اور ظلماتِ نفسانیہ ختم ہو جائیں اور وہ انسان عین العیانی ہو جائے۔

دُوسری صورت یہ ہے کہ فوت شدہ ولی اللہ اپنے اثیری وجود یعنی روح کو کسی مادی وجود میں تبدیل کرلے تو انسان بیداری میں ان کا دیدار کر لیتا ہے کیونکہ رؤیت کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایک عنصر دوسرے عنصر کے موافق ہو اگر رُوح روحانی صورت میں ہے تو ہمیں جسم کو روح میں تبدیل کرنا ہوگا یا ہم جسم میں ہیں تو روح کو ظاہری جسم کا لباس اوڑھنا ہوگا پھر ہی رؤیت ہو سکتی ہے البتہ ایک فرق ان دونو صورتوں میں باقی رہے گا کہ پہلی صورت میں دیکھنے والے کا کمال ہوگا اور دُوسری صورت میں دکھانے والے کا کمال ہوگا لہٰذا پہلی صورت میں دیکھنے والا صاحبِ کمال ولی اللہ صاحبِ کرامت ہوگا اور دُوسری صورت میں دکھانے والا صاحبِ تصرف کامل و مکمل ولی اللہ ہوگا۔

## ظاہری آنکھوں سے عالمِ ارواح کی سیر

جب قلب کی صفائی کا آخری درجہ ہوتا ہے تو رُوح میں اس قدر لطافت پیدا ہو جاتی ہے کہ اولیائے سابقہ کی رُوحیں عالمِ بیداری میں سامنے آجاتی ہیں سالک ایک قبر پر کھڑا ہوتا ہے یا اپنی خاص خلوت گاہ میں ہوتا ہے تو رُوح اپنی دنیوی صورت میں آکر سامنے کھڑی ہو جاتی ہے سالک جانتا ہے کہ مُردہ ہے یا روح ہے لیکن ایک ایک خط و خال دیکھ رہا ہے اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ حالتِ مراقبہ اور آنکھیں بند ہونے کی صورت میں یہ سب کچھ دکھائی دیتا ہے نہیں ہرگز نہیں بلکہ عین ہشیاری اور بیداری میں اپنے محبوب اولیاء یا اقرباء کی صورت دیکھ کر اشکِ محبت آنکھوں میں اُمڈ آتے ہیں۔ پہلے مقام میں تو یہ تھا

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند　　　　گر نہ بینی سرِ حق بر ما بخند

لیکن یہ وُہ منزل نہیں بلکہ ان کے بند کرنے کی ضرورت نہیں یہ درگاہِ لم یزلی سے بند ہو چکے اور کثافتی حجاب دُور ہو چکے اب جو کچھ دکھائی دیتا ہے حقیقت ہے اور جو کچھ زبان پر آتا ہے فی الواقع ایسا ہے اس مقام پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ صادق آتا ہے۔ اس مقام پر ضروری نہیں کہ اولیاء اللہ کی رُوحوں کو ہی دیکھا جا سکتا ہے بلکہ ہر رُوح خواہ ارواحِ طیبہ میں سے ہو یا ارواحِ خبیثہ میں سے، سب کو یکساں دیکھے گا کسی نیک رُوح کو اچھی حالت میں دیکھے گا اور کبھی بد رُوح کو بُری اور معذب صورت میں بھی دیکھے گا کیونکہ یہاں دیکھنے والے کا کمال ہے۔

ہاں البتہ چونکہ وُہ خود نیک صالح اور ولی اللہ ہے اس لیے اس کے پاس صرف نیک روحوں اور انبیاء و اولیاء کی ارواح کا نزول ہوگا اور وُہ اگر کسی رُوح کو محبت بھری توجہ سے یاد کرے گا تو وُہ رُوح فوراً حاضر ہوگی وُہ اپنے برزخی مقام سے باہر آ کر اہلِ دعوت سے ملاقی ہوگی اور اس کی رُوحانی امداد کرے گی۔

## شیخ محمد طاہر لاہوریؒ کے پاس ارواحِ مقدسہ کا آنا

ملا طاہر لاہوریؒ حضرت شیخ مجدد الف ثانیؒ کے خلفاء میں سے ہیں آپ کے حالات میں مفتی غلام سرور لاہوری اپنی کتاب خزینۃ الاصفیاء میں لکھتے ہیں کہ آپ سرہند شریف سے خلافت لے کر لاہور آ گئے تو اپنے شیخ کی خدمت میں کئی خطوط تحریر کیے جن میں سے ایک خط کا مضمون ملخصاً درج کیا جاتا ہے آپ نے لکھا کہ آپ کی جدائی اور پھر لوگوں کی تعلیم و تربیت کا بوجھ جو میرے ذمہ ڈالا گیا تھا میں اس وجہ سے مغموم ہو کر مسجد کے گوشہ میں بیٹھا تھا کہ اچانک حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کی رُوحِ پُرفتوح تشریف لائی اور آپ نے مجھے فرمایا کہ جو کام تمہارے ذمہ ڈالا گیا ہے اسے سرانجام دو چنانچہ؛

امتثالاً لامرہم و امرکم چند کس را مشغول ساختم مجلس گرم است و ارواحِ مشایخ عظام فوج در فوج تشریف مے آرند و الطاف کثیرہ

میں نے آپ کے حکم اور خواجہ صاحب کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے چند لوگوں سے شغل اختیار کیا ہے اب مجلس بارونق ہے مشایخ کی روحیں فوج در فوج

---

[1] خزینۃ الاصفیا ص ۵۰۶

می فرمایند خصوصاً حضرت غوث الاعظمؒ و خواجہ بزرگ نقشبندؒ و حضرت گنج شکرؒ در حلقہ ذکر و نماز تشریف فرما می شوند و جناب رسالتمآب ہم با چند ہزار اصحاب نامدار تشریف آوردہ رونق افروز محفل می شوند و نوازش ہا میفرمایند۔

تشریف لاتی ہیں اور بڑی مہربانیوں سے نوازتی ہیں خصوصاً حضرت غوث الاعظمؒ اور خواجہ بزرگ نقشبندؒ اور حضرت گنج شکرؒ حلقۂ ذکر و فکر میں تشریف لاتے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہزار ہا صحابہ کرام سمیت تشریف لاکر محفل کی رونق دوبالا کرتے ہیں اور بڑی کرم نوازیوں سے سرفراز فرماتے ہیں۔

اسی کتاب میں شیخ سعدیؒ (جن کے نام پر مزنگ میں سعدی پارک مشہور ہے اور وہیں ان کا مزار بھی ہے) کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ مادرزاد ولی تھے اور انہیں اویسی طریقے سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل تھا:

و بروحانیت ہر اولیاء کہ توجہ می کرد فی الحال حاضر می شد و وے از روحانیت مشایخ عظام ہم فائدہ عظیم یافت[1]۔

اور وہ جس ولی کی روح کی طرف توجہ فرماتے وہی حاضر ہو جاتی اور انہوں نے بڑے بڑے مشایخ کی روحوں سے بہت فواید حاصل کیے۔

اسی کتاب میں مُلّا عبدالغفور حجری مجددیؒ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ وہ اور ان کے مریدین بڑے صاحبِ کشف و کرامات تھے:

و ملاقات با رواح موتیٰ و ملائک و عالم جنیاں اونیٰ کشفِ ایشاں بود[2]۔

اور فوت شدہ کی ارواح سے ملاقات کر لینا اور فرشتوں اور جنوں سے ملنا یہ ان کا ادنیٰ سا کشف تھا۔

جب انسان اس مقام پر پہنچتا ہے تو یہی نہیں کہ وہ ارواح کو ہی دیکھتا ہے بلکہ وہ بچشمِ روحانی ہر معنوی چیز کا ادراک کر لیتا ہے اور ہر چیز کی حقیقت اس کے سامنے متجلی اور روشن ہو جاتی ہے۔

وَکَانَ الْاِمَامُ اَبُوْ حَنِیْفَةَ النُّعْمَانُ یَرٰی

اور امام ابو حنیفہ قدس سرہٗ کو اس قدر روحانی بصیرت

---

[1] خزینۃ الاصفیاء ص ۶۱۱

[2] ایضاً ص ۶۲۰

[3] الروح و ماہیتہا ص ۵۱

فِی الدَّوَاةِ جَمِیْعِ الْحُرُوْفِ وَالْکَلِمَاتِ وَالْعُلُوْمِ الَّتِیْ سَتُکْتَبُ مِنْھَا تَفْصِیْلِیًّا وَھُوَ لَمْ یَزَلْ حِبْرٌ اَسْوَدُ۔

حاصل تھی، کہ وُہ دوات کی سیاہی میں ایسے تمام حروف، کلمات اور علوم جو اس سے عنقریب لکھے جانے والے ہوتے تھے مفصل دیکھ لیا کرتے تھے حالانکہ وُہ سیاہی ہوتی تھی۔

پھر رُوح کی یہ لطافت صرف آنکھوں تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ روحانی انسان کے کانوں میں بھی نور سماعت پیدا ہو جاتا ہے جس سے وہ ہر شخص کے سانس سے ان باتوں کو سن لیتا ہے جو اس کے دل میں ہوتی ہیں۔

## حضرت فقیر نور محمد کلاچویؒ کا نورِ سماعت

ایک مرتبہ میرے پیر و مرشد فقیر نور محمد صاحب کلاچوی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ فقیر کے لیے کشف ایک معمولی اور ادنیٰ سی بات ہوتی ہے میں نے دیکھا ہے کہ جو انسان سانس لیتا ہے اور اندر سے کاربن خارج کرتا ہے اس کے ساتھ اس کے خیالات بھی باہر آتے ہیں جنہیں عارف کامل کے کان سن لیتے ہیں چنانچہ حضورؒ ایک مرتبہ ایک گاؤں تشریف لے گئے چند درویش بھی آپ کے ساتھ تھے کھانا کھانے کے بعد عشاء کی اذان ہوئی تو سب نے خاموش ہو کر اذان کو سنا حضور فقیر صاحبؒ اس گاؤں میں پہلی دفعہ تشریف لائے تھے اس لیے آپ کو کسی آدمی سے واقفیت نہ تھی آپ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے اذان کے کلمات سُنے ہیں اور مجھے اس کے ساتھ چند الفاظ اور بھی سنائی دیے ہیں وہ یہ ہیں: پارہ، گندھک آملہ سار، ہڑتال ورقی، قلمی شورہ، نوشادر وغیرہ۔ درویشوں نے سمجھا شاید مؤذن کوئی حکیم ہوگا آپ نے اس کے قلب کی باتیں سنی ہیں رات تو وہیں نماز ادا کی صبح کی نماز کیلیے حضور مسجد میں تشریف لے گئے فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد واپس قیام گاہ پر تشریف لائے تو گاؤں کے امام مسجد نے دیکھا کہ کوئی فقیر اور درویش لوگ معلوم ہوتے ہیں وہ بھی قیام گاہ پر پہنچ گیا حضور لیٹ گئے وہ امام مسجد آگے بڑھ کر حضور کے پاؤں دبانے لگا اور باتوں باتوں میں پُوچھنے لگے کہ حضور آپ نے تو بہت سیاحی کی ہوگی کوئی کیمیاگری کا نسخہ بھی ہاتھ آیا ہے یا نہیں؟

آپ نے فرمایا کہ رات عشاء کی اذان تم نے پڑھی تھی؟ اس نے کہا: جی ہاں! میں نے ہی

پڑھائی تھی اور میں اس گاؤں کا امام مسجد ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری اس بیماری کے متعلق پہلے ہی معلوم کر لیا ہے اور میں نے رات اپنے درویشوں سے کہا تھا کہ تمہیں تو ازان کے کلمات سنائی دے رہے ہیں اور میں ساتھ ساتھ پارہ، قلمی شورہ، گندھک آملہ سار وغیرہ کے الفاظ بھی سن رہا ہوں چنانچہ یہ بات سن کر سب درویش کھل کھلا کر ہنسنے لگے۔

## ارواح کا مجسّم ہو کر دیدار کرانا

دوسری صورت رؤیت ارواح کی یہ ہے کہ روح خود مجسم ہو کر سامنے آ جائے اب اس میں ضروری نہیں کہ روحانی آدمی ہی اسے دیکھ سکتے ہیں بلکہ عام آدمی بھی دیدار کر سکتا ہے اس قسم کے سینکڑوں شواہد معتبر کتابوں میں موجود ہیں چند ایک عرض کرتا ہوں:

## شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے دادا صاحب کا مجسّم ہو کر آنا

شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

والد من شہید شدہ بودند احیاناً برائے من متجسد مے شدند و از اخبار حال و مستقبل خبر مے دادند۔

میرے والد صاحب شہید ہوئے تھے کبھی کبھی وہ متجسم ہو کر آتے اور مجھے حال و مستقبل کی خبریں دیتے ہیں۔

چنانچہ اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں:

"میری ہمشیرہ بیمار تھی گھر کی عورتیں اس کے گرد یاس و قنوط کے عالم میں بیٹھی تھیں اور میں ساتھ کے کمرے میں تنہا سو رہا تھا یکایک میں نے دیکھا کہ حضرت والد صاحب مرحوم تشریف لے آئے فرمایا کہ لڑکی کو دیکھنے آیا ہوں فوراً اس کے اور عورتوں کے درمیان پردہ کرا دو۔

میں نے اٹھ کر مریضہ اور عورتوں کے درمیان چادر لٹکا دی، حضرت والد صاحب آگے بڑھے مریضہ کے سر پر ہاتھ رکھا، دعا کی اور فرمایا: بیٹی تیری تکلیفیں ختم ہو گئیں ان شاء اللہ صبح کو تو اچھی ہو جائے گی۔ یہ کہا اور کمرے سے نکل گئے میں ان کے پیچھے پیچھے چلا تو آپ نے اشارہ سے روک دیا، اور چند قدم آگے چل کر نظر سے اوجھل ہو گئے میں حیرت و استعجاب سے کھڑا سوچتا تھا کہ حضرت کا

تو عرصہ سے انتقال ہو چکا ہے آج یہاں کیسے آ گئے ؛ اسی روز میری ہمشیرہ کا بھی انتقال ہو گیا اور وُہ حضرت والد صاحب کے فرمان کے بموجب طویل علالت سے نجات پا گئی[1]

## حضرت شاہ عبد العزیزؒ کے پاس حضرت ابو ہریرہؓ کا مجسّم ہو کر آنا

فتاویٰ عزیزی میں لکھا ہے جب مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے سال تراویح میں قرآن مجید ختم کیا اچانک ایک شخص زرہ بکتر سے آراستہ علم ہاتھ میں پکڑے ہُوئے تراویح کے بعد تشریف لائے اور پُوچھنے لگے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس جگہ تشریف رکھتے ہیں۔ یہ بات سُن کر جملہ حاضرین اس کے قریب آ گئے اور بہت حیران ہُوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے ان کا نام دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرا نام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آج عبد العزیز نے قرآن پاک ختم کیا ہے ہم وہاں تشریف لے جائیں گے مجھے کسی اور کام کے لیے بھیجا ہُوا تھا اس وجہ سے دیر ہو گئی، یہ فرمایا اور غائب ہو کر نظر سے روپوش ہو گئے[2]

## عالمِ بیداری میں حضرت سلطان العارفین سیدنا علی المرتضیٰؓ کی نوازشات

آپ پہلی بار حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں شرفِ باریابی کا قصہ یُوں بیان فرماتے ہیں:

ایک دفعہ بچپن میں ایک وجیہہ بارعب نورانی شخص گھوڑے پر سوار میرے سامنے آئے اور مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے پیچھے گھوڑے پر بٹھا لیا اور گھوڑے کو ایڑی لگا کر اڑا دیا میں نے اس سوار سے پُوچھا کہ آپ کون ہیں اور مجھے کہاں لیے جا رہے ہیں ؛ اس نے کہا : میں علی ابن ابی طالب ہوں اور میں تجھے بزمِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرنے لے جا رہا ہُوں کیونکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یاد کیا ہے بس تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ مجھے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربارِ پُر انوار میں پیش کر دیا اس وقت بزمِ نبویؐ میں جملہ انبیاء و مرسلین اور تمام صحابہ کبار

---

[1] انفاس العارفین ص ۶۳ [2] فتاویٰ عزیزی حصہ اول ص ۸

خصوصاً چار یار پنج تن پاک اور حضرت شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ سے پُر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب عالمتاب کی طرح کُرسیِ صدارت پر جلوہ افروز تھے اور باقی خاصان اور پاکانِ بارگاہ نظامِ شمسی کی طرح آپ کے اردگرد اپنے اپنے مخصوص مقام پر جلوہ گر تھے۔ حضرت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس فقیر کو دیکھ کر بہت خوش ہُوئے اور مجھے گود میں لے کر سب حاضرین مجلس سے یُوں گوہر فشاں ہُوئے کہ یہ فقیر باہُو ہمارا نوری حضوری فرزند ہے اور سب حاضرینِ مجلس سے اس فقیر کو روشناس فرمایا اور خصوصاً چار یار نے مجھے باری باری گود میں بٹھایا اور پنجتن پاک اور حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کمال شفقت اور محبتِ پدرانہ کا اظہار فرمایا۔ اپنی توجہ اور فیض سے مشرف اور سرفراز فرمایا۔

دُوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں :

اثنائے عرصۂ طلب و تلاش میں دوسری دفعہ ایک دن حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ وجہہٗ نے دستگیری فرما کر مجھے حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم کی بزمِ خاص میں حاضر فرمایا جس وقت یہ فقیر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے حضور میں پیش ہُوا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متبسم ہو کر اپنا دستِ مبارک اس فقیر کی طرف بڑھایا اور ارشاد فرمایا خُذْ یَدِیْ یَا وَلَدِیْ یعنی اے میرے فرزند! میرا ہاتھ پکڑ۔ چنانچہ اس فقیر نے حضور کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا اور آپ کے پاک ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیا اس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فقیر کو خاص طور پر دستِ بیعت فرما کر اپنی توجہ اور نگاہِ خاص سے سرفراز فرمایا بعدہٗ میرا ہاتھ حضرت پیر محبوب سُبحانی، قطب ربانی، غوثِ صمدانی شاہ محی الدین شیخ سید عبدالقادر جیلانی قَدَّسَ سِرَّہٗ کے ہاتھ میں دے کر انہیں خطاب فرمایا کہ ہمارا خاص نوری حضوری فرزند فقیر باہُو ہے اسے آپ اپنے طریقے میں تلقین و ارشاد فرمائیں چنانچہ پیر دستگیر قدس سرّہٗ نے بھی تلقین و ارشاد فرما کر اپنے باطنی فیض سے مالا مال فرمایا بعدہٗ جملہ انبیاء و مرسلین اور اصحاب کبار خصوصاً چار یار پنجتن پاک اور جملہ اولیاء کاملین حاضرین نے باری باری اس فقیر کو سینے سے لگایا اور اپنے فیض سے مشرف اور بہرہ یاب فرمایا۔ بعدہٗ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے فرزند باہُو! خلقِ خدا کے ساتھ امداد کر آخری زمانے میں بے مرشد اور بے پیر بھولے بھٹکے طالبوں کی رہنمائی کر۔[1]

---

[1] رسالہ سلطان الاوراد ص ۲۰۶ - ۲۰۷

## امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا قبر سے نکل کر غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے ملنا

جبرذی ہم کو شریف ابو العباس احمد بن شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابی الغنایم محمد ازہری حسینی نے، کہا کہ مجھے اپنے والد اور شیخ صالح بقیۃ السلف ابو الثنا محمود جیلانی نے کہا کہ میں نے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ اور شیخ بقا بن بطو کے ساتھ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے روضہ کی زیارت کی ہیں نے دیکھا کہ امام موصوف قبر سے نکلے اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کو اپنے سینے سے لگایا، ان کو خلعت پہنایا اور فرمایا کہ اے شیخ عبد القادر بیشک میں تمہارے علمِ شریعت و علمِ طریقت و علمِ حال میں تمہارا محتاج ہوں[1]۔

## حضرت غوث بہاءُ الحق اور شاہ رکن عالم کا مولوی گل محمد صاحبؒ کی زیارت کےلیے مجسّم ہو کر آنا

حضرت سلطان حامد صاحبؒ مولّفِ کتاب "مناقب سلطانی" بیان فرماتے ہیں کہ میں نے مولوی گل محمد صاحبؒ کے خلیفہ سلطان دایہ کو آخری عمر میں دیکھا اُن سے مولوی صاحبؒ کی زندگی کے حالات پُوچھے انہوں نے فرمایا کہ ایک دن مولوی صاحبؒ باہر کی طرف جا نکلے۔ میں بھی ان کے پیچھے سایہ کی طرح تمام دن دوڑتا رہا آخر شام کے وقت آپ ایک سرکنڈوں کی مسجد میں داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے مشغول ہو گئے۔ موسم بہار کا تھا، میں مسجد کے باہر دروازے پر بطور پاسبان لیٹ گیا پچھلی رات میں نے دیکھا کہ دو شخص نورانی شکل والے وہاں آنکلے اور مُجھ سے دریافت کیا کہ مولوی صاحب مسجد کے اندر تشریف رکھتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: ہاں! جناب اندر ہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ ہم مولوی صاحبؒ کی زیارت کے لیے آئے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے آپ کو اس وقت فرصت نہیں اس لیے ہم واپس جاتے ہیں ہمارا مولوی صاحب سے سلام عرض کرنا۔ میں نے کہا آپ کون ہیں؟ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں بہاء الدین زکریا ملتانی ؒ حضرت غوث

---

[1] اردو ترجمہ بہجۃ الاسرار ص ۳۴۶

بہاء الحق) ہوں اور یہ دُوسرے شاہ رکن عالم صاحبؒ ہیں۔ اشراق کے وقت جب حضرت مولوی صاحبؒ مسجد سے نکلے اور ایک طرف کو روانہ ہو گئے میں بھی آپ کے پیچھے روانہ ہو گیا آخر جب ایک جگہ آپ نے ذرا توقف کیا تو میں نے موقع پا کر رات والا ماجرا بیان کیا کہ رات کو غوث بہاء الحق اور شاہ رکن عالمؒ آپ کی زیارت کے لیے آئے تھے اور آپ کو سلام دیتے تھے (یہ یاد رہے کہ غوث بہاء الحق اور شاہ رکن عالم چھٹی اور ساتویں صدی ہجری میں ہُوئے ہیں اور مولوی گل محمد صاحبؒ سلسلہ قادریہ سروریہ سلطانیہ کے خلفاء میں سے تھے اور بارھویں صدی ہجری میں گزرے ہیں) سلطان والیؒ فرماتے ہیں کہ مولوی صاحبؒ نے میری اس بات کو بہت بے پرواہی اور بے اعتنائی سے سنا اور کچھ جواب نہ دیا گویا سنا ہی نہیں۔ پھر آپ چل دیئے اور پھر آپ جب کہیں ٹھہرے اور مجھے موقع ملا تو میں نے پھر وہی عرض کیا کیونکہ میں نے خیال کیا کہ شاید آپ کسی خیال میں تھے اور میری بات کو سُنا ہی نہیں لیکن پھر بھی آپ نے مُنہ موڑ لیا اور کچھ جواب نہ دیا آخر جب تیسری دفعہ میں نے موقع پا کر پھر عرض کیا کہ جناب آپ میری بات کا کچھ جواب نہیں دیتے میں بار بار عرض کر رہا ہُوں۔ اس پر آپ کھڑے ہو گئے اور میرے پیروں پر ہاتھ رکھ کر ہاتھوں کو چوم کر فرمانے لگے آپ کے قربان جاؤں میں نے آپ کی قدر نہیں جانی آپ کے پاؤں چُومنے کے قابل ہیں کیونکہ غوث بہاء الحقؒ اور شاہ رکن عالمؒ جیسے بزرگ آپ کی زیارت کو آتے ہیں یہ باتیں آپ نے تفنّن کے طور پر کچھ اس انداز سے کہیں کہ مجھ میں شرم و ندامت کے مارے دم مارنے اور آنکھ اٹھانے کی سکت باقی نہ رہی، پھر جب کہیں کچھ آدمی آپ کی زیارت کے لیے آتے اور آپ کی قدم بوسی کرتے تو آپ انہیں میری طرف اشارہ کر کے فرماتے کہ پہلے اس بزرگ کی زیارت کرو اور اس کے قدم پکڑو یہ ایسا شخص ہے کہ غوث بہاء الحق صاحبؒ اور شاہ رکن عالمؒ جیسے بزرگ ان کی زیارت کو آتے ہیں، چنانچہ اس طرح مجھے بہت دفعہ لوگوں کے سامنے شرمندہ اور شرمسار کیا آخر میں آپ کے قدموں پر پڑ کر بہت رویا اور عرض کیا کہ جناب میں نے بے وقوفی کی ہے آپ خدا کے لیے مجھے معاف فرمائیں پھر آپ نے مجھے معاف کر دیا اور اس بات کو پھر نہ دُہرایا۔[1]

---

[1] مناقب سلطانی بحوالہ سلطان الاوراد ص ۲۳۹ - ۲۴۰

## امام عبدالوہاب شعرانیؒ کی حضرت عیسیٰؑ سے بیداری میں ملاقات

ہمارا ایمان ہے اور تمام جمہور علماء کا اس پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور بجسدِ عنصری آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ آپ کے جسدِ عنصری کو روحی جسم میں تبدیل کر دیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ اب ظاہری زندگی کے باوجود ان کو کھانے پینے اور پہننے کی احتیاج نہیں۔ البتہ جب وہ اس عالم ناسوت کے اندر آخری زمانے میں مکمل طور پر دمشقی مینارے پر نزول فرمائیں گے تو روحی جسم کو جسدِ عنصری میں تبدیل فرما کر تشریف لائیں گے۔ چونکہ چوتھے آسمان سے دمشقی مینار پر آنے کے لیے ان کا روحی جسم ہوگا لہٰذا انہیں کسی قسم کی احتیاج نہ ہوگی لیکن مینار سے اُترنے کے لیے سیڑھی طلب فرمائیں گے کیونکہ اب جسدِ عنصری کے ساتھ بلند و بالا مینار سے اُترنے کے لیے سیڑھی کی احتیاج ہوگی انبیاء علیہم السلام کو یہ طاقت عنایت کی گئی ہے کہ وہ جب چاہیں جسدِ عنصری کو جسدِ روحی سے بدل لیں اور جب چاہیں جسدِ روحی سے جسدِ عنصری میں متبدل ہو جائیں اور یہ طاقت اولیاء اللہ کو بھی حاصل ہے، چنانچہ امام عبدالوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں:

وَاَمَّا السَّیِّدُ عِیْسٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَدَعَانِیْ وَقَدَّمَنِیْ فَصَلَّیْتُ بِهٖ اِمَامًا فِیْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَ مُرَّتَا اِجْتَمَعْتُ بِهٖ فِی الْیَقْظَةِ۔[1]

سیّد عیسیٰ علیہ السلام (کی ملاقات کا ذکر کرتے ہُوئے فرماتے ہیں)، کہ انہوں نے مجھے بلایا اور نماز پڑھانے کے لیے آگے کیا چنانچہ میں نے انہیں عصر کی نماز پڑھائی اور کئی مرتبہ مجھے بیداری کی حالت میں ان سے ملاقات کا موقع ملا ہے۔

علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا ہے: ؎

عشق شبخونے زدن بر لامکاں
گور را نادیدہ رفتن از جہاں
ایں بدن با جانِ ما انباز نیست
مُشتِ خاکے مانعِ پرواز نیست

---

[1] لطائف المنن والاخلاق جلد دوم ص ۶۹

(عشق کیا ہے؟ دراصل لامکان پر حملہ کرنا ہے اور بغیر قبر کو دیکھے اس جہان سے چلے جانا ہے یہ بدن ہماری جان کا شریک نہیں یہ مٹی بھر مٹی پرواز کو روک نہیں سکتی)

## مولانا رُومیؒ نے مثنوی شریف کا حصہ ہفتم فوت ہونے کے بعد خود لکھا ہے

مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلویؒ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے شاگرد اور خلیفہ تھے آپ کو مثنوی مولانا رومؒ سے بڑی عقیدت و محبت تھی مثنوی مولانا رومؒ پایۂ تکمیل تک نہ پہنچی تھی کہ مولانا رومؒ کا انتقال ہوگیا۔ حضرت مفتی صاحب کو اس کی تکمیل کا شوق پیدا ہوا آپ نے اپنے استاد اور پیرومرشد حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا:

"میرا ارادہ مثنوی معنوی کے اختتام کو پورا کرنے کا ہے جو حصہ مولانا رومؒ نے ناتمام چھوڑ دیا ہے اگر وہ سنا ہو یا کہیں نظر سے گزرا ہو تو مطلع فرمائیں۔"

حضرت شاہ صاحبؒ نے جواب میں دو آیات کریمہ لکھ کر بھیج دیں کہ انہیں رات کو پڑھ کر خود حضرت مولانا رومؒ سے دریافت کرو۔ چنانچہ مولانا رومؒ کی زیارت ہوئی اور ارشاد ہوا کہ دوات قلم لے کر عصر و مغرب کے درمیان حجرے میں بیٹھا کرو باقی ماندہ حصہ خود بخود قلم سے لکھا جائے گا" اس طرح دفترِ ہفتم پورا ہوا[1]۔

چنانچہ مولانا کی رُوح نے یہ کام سرانجام دیا اور بقیہ حصہ مثنوی مولانا رومؒ یوں مکمل ہوا۔ "حالاتِ مشایخ کاندھلہ" میں ہے کہ حضرت مفتی صاحب کو براہِ راست حضرت مولانا جلال الدین رُومیؒ سے بطریق اویسیت درسِ مثنوی کی اجازت حاصل تھی[2]۔

اسی کتاب "حالاتِ مشایخ کاندھلہ" میں ہے کہ شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی مثنوی مولانا رومؒ کی سند اور مقبولیت و شہرت کی وجہ یہ ہوئی کہ خود حضرت مولانا

---

[1] تذکرۂ عزیزیہ ص ۲۷ [2] حالاتِ مشایخ کاندھلہ مرتبہ مولانا احتشام الحق کاندھلوی ص ۸۹

جلال الدین رُومیؒ نے اپنے متوسلین کو خواب میں ملک روم سے مکہ معظمہ پہنچے اور حضرت حاجی صاحب ممدوح سے مثنوی کی سند حاصل کرنے کی ہدایت[1] فرمائی۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں:

دستِ پیر از غائباں کوتاہ نیست
دستِ او جز قبضۂ اللہ نیست

## رُوح کی صُورتِ مثالی کی تین صُورتیں

پہلی صورت یہ ہے کہ جسدِ مثالی جسدِ عنصری کے مشابہ ہو۔
دوسری صورت یہ ہے کہ رُوح نے خود عناصر میں تصرف کر کے جسدِ عنصری تیار کر لیا ہو۔
تیسری صورت یہ ہے کہ دنیوی جسد ہی کو لطیف کر کے رُوح اپنے اُوپر اوڑھ لے۔
چنانچہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حق میں وارد ہے کہ وُہ اجسامِ عنصری دنیوی ہی میں زندہ ہیں۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے:

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ۔[2]

بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ وُہ اجسامِ انبیاء علیہم السلام کو کھائے اللہ تعالیٰ کا ہر نبی زندہ ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔

## ملاقاتِ ارواح کے متعلق میرے ذاتی مشاہدے

سید و مرشدی فقیر نور محمد صاحب قدس سرہٗ نے مجھے دعوت القبور کا عمل اپنی معیت میں حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر شروع کرایا چونکہ رُوحانی طور پر میری یہ ملاقات سب سے پہلی تھی اس لیے مجھے خواب کی طرح معاملہ نظر آیا اس کے بعد جس روحانی کی قبر پر میں نے عمل کیا فوراً ملاقات ہو جاتی تھی اور یہ باطنی روحانی بصیرت جس قدر کھلتی گئی اسی

---

[1] حالاتِ مشائخ کاندھلہ مرتبہ مولانا احتشام الحق کاندھلوی ص ۱۲۱۔ [2] رواہ ابن ماجہ مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۱

قدر مشاہدات میں زیادہ وثوق اور یقین میں پختگی ہوتی چلی گئی چنانچہ ابتداء میں ایک دفعہ یہ شیطانی وسوسہ میرے دل و دماغ پر چھا گیا کہ جو کچھ میں کشفی طور پر دیکھتا ہُوں کہیں وُہ میرے خیالات اور تصوّرات ہی تو نہیں جو میرے ذہن میں متشکل ہو کر مسلط ہو جاتے ہیں اور میں انہیں حقیقت سمجھنے لگتا ہُوں یہ وسوسہ بڑھتے بڑھتے میرے ذہن پر مسلط ہو گیا اسی دوران اتفاق سے مجھے کوہاٹ جانا پڑا وہاں ایک مشہور بزرگ سید عبداللہ شاہ المعروف حاجی بہادر رحمۃ اللہ علیہ کا مزار تھا ان کی شہرت سن کر میرے دل میں دعوت پڑھنے کا شوق دامن گیر ہُوا، چنانچہ دعوت میں اور بھی بہت سے حقائق کھلے جن کا تفصیلی ذکر میری کتاب "تذکرہ نور" میں موجود ہے۔

یہاں صرف ایک حصّے کا ذکر کرنا مقصود ہے وُہ یہ کہ آپ نے فرمایا: چونکہ آپ ہمارے مہمان ہیں لہٰذا ہماری چائے کی دعوت قبول فرمائیے اور دُو روپے دے دیئے کہ ان کی چائے پی لینا۔ جب مجھے استغراقی کیفیت سے افاقہ ہُوا تو وہ دُو روپے میرے ہاتھ میں موجود تھے چنانچہ میرا وہ شک رفع ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ ملاقات خیالی نہیں بلکہ حقیقت ہے ورنہ یہ دُو روپے کہاں سے آ گئے" ہیں۔

چنانچہ سینکڑوں اولیاء اللہ کی قبور پر میں نے دعوت پڑھی اگر ان ملاقاتوں اور ان سے مختلف مسائل پر گفتگو اور فیوض و برکات کا تفصیلی ذکر کروں تو ایک الگ کتاب بن جائے گی۔ اسی غرض کے لیے میں نے پاکستان بننے کے بعد پاسپورٹ بنوا کر ہندوستان کے کئی سفر اختیار کیے اور بڑے بڑے مشاہیر اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری دی اور دعوتیں پڑھیں۔ اسی طرح ایران، عراق، شام کا سفر اختیار کیا، بڑی اولوالعزم ہستیوں کے آستانوں پر حاضری دی، دعوت پڑھی اور فیوض و برکات حاصل کیے ؏

سفینہ چاہیے اس بحرِ بیکراں کے لیے

دعوت القبور پڑھنے کا طریقہ اور اس کی تفصیلی بحث میری کتاب "تذکرہ نور" میں موجود ہے یہاں اس کی گنجائش نہیں۔

یہاں صرف چند ان ملاقاتوں کا ذکر کرتا ہُوں جو مجھے بیداری میں حاصل ہُوئیں۔ اللہ تعالیٰ شاہد حال ہے کہ ان کے ذکر کرنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ میں اپنی علو مرتبت کا اظہار چاہتا ہُوں

اور نہ ہی تکبر و خود نمائی مقصود ہے۔

اگر شہرت و خود نمائی کا خوف مجھے لاحق نہ ہوتا تو میں بہت سے مخفی امور اور عجیب و غریب روحانی کیفیات و حقایق کا پردہ چاک کر کے آپ کے سامنے رکھ دیتا لیکن یہاں اس بات کا اظہار صرف اس لیے کرنا چاہتا ہوں تاکہ یہ امر روشن ہو جائے کہ رُوح کے متعلق جن باتوں کا میں نے کتاب میں ذکر کیا ہے وہ صرف علمی ہی نہیں بلکہ نظری طور پر بھی مجھے حاصل ہیں اور مجھے رُوح سے ملاقات کرنے کا عین الیقین اور حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہے۔ میں تمام اصحاب ذوق کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ان حقایق کی آزمائش کریں اور خود حاصل کرنے کی کوشش کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ جو لوگ یہ طاقتیں رکھتے تھے وُہ سب گزر گئے اور اب ان چیزوں کا حاصل کرنا دشوار ہے۔

صرف آپ کی ہمت افزائی اور شوق پیدا کرنے کے لیے چند ذاتی واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔

مجھے بفضلہٖ تعالیٰ دُو مرتبہ حضرت مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہٗ کا دیدار پُر انوار بیداری میں حاصل ہوا۔

پہلی مرتبہ مجھے یہ معاملہ اعتکاف کی حالت میں پیش آیا جب میں جامع مسجد چمڑہ منڈی لاہور میں معتکف تھا حضرت سلطان باہوؒ کے سلسلہ میں منسلک ہونے کی وجہ سے مجھے حضرت مولا علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہٗ سے بڑی عقیدت و محبت تھی رات کو جب آپ میرے سامنے تشریف لائے تو میں بیداری کی حالت میں تھا چونکہ اس سے پہلے مجھے باطنی طور پر کئی بار ملاقات کا موقع ملا تھا اس لیے میں نے آپ کو فوراً پہچان لیا اور قدموں پر گر پڑا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ تشریف لے گئے۔ لیکن اس کا اثر مجھ پر اس قدر ہُوا کہ محبت اور پیار کی وجہ سے گریہ طاری ہو گیا۔ شب و روز عجیب و غریب کیفیات طاری رہیں اور یہ شعر بے ساختہ میری زبان پر آگیا: ؎

علی علی ہے علی کی کوئی مثال نہیں
علی سا دنیا میں کوئی بھی باکمال نہیں

دوسری مرتبہ بھی ماہِ رمضان المبارک میں بحالتِ اعتکاف بیداری میں زیارت سے مشرف ہوا۔

دُو مرتبہ حضرت فقیر نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیداری میں دیدار نصیب ہُوا۔ ایک

مرتبہ دربار پُرانوار حضرت سلطان باہُو قدس سرہٗ پر عرس محرم شریف کے موقع پر ہم سب معتقدین و مریدین اکٹھے ایک جگہ زمین پر سوئے ہُوئے تھے حضرت صاحبؒ کی شروع سے یہ عادت تھی کہ ابتداءِ شب سوتے تھے درمیان رات عبادت میں مشغول رہتے اور جب ہم لوگ تہجد کے لیے اُٹھتے تو آپ استراحت فرماتے تھے۔ رات کو میری آنکھ کھلی تو حضور نماز میں ایک طرف مشغول تھے میں نے دماغ پر بہت زور دیا کہ حضور کا تو وصال ہو چکا ہے میں اٹھا اور آگے بڑھ کر آپ کے چہرہ کو غور سے دیکھا بالکل آپ ہی تھے اور مجھے یہ بھی یقین تھا کہ میں بیداری کی حالت میں ہُوں اسی حیرانی میں میرا دماغ چکرا گیا میں نے سوچا کہ کسی دوسرے کو بھی دکھاؤں تاکہ تصدیق ہو جائے میں نے اپنے ساتھی کو جگایا کہ جلدی اٹھو میں تمہیں ایک عجیب معاملہ دکھاتا ہُوں۔ اس کے اُٹھتے اُٹھتے ہی آپ غائب ہو گئے اور میں اسے نہ دکھا سکا۔

ایک دفعہ میں نے شام کو دیکھا کہ ہمارے دارالعلوم جامعہ صوفیہ کی مسجد اولیاء کے محراب کے حصّہ پر تشریف فرما ہیں چونکہ مسجد ابھی تک چبوترے کی صورت میں ہے میں ملنے کے لیے آگے بڑھا تو آپ نے اپنا رومال کندھے پر ڈالا اور نہر کی طرف چل دیئے اور پُل پر پہنچ گئے آپ کا لباس بعینہٖ اسی طرح کا تھا جیسے ظاہری زندگی میں ہُوا کرتا تھا میں نے تیزی سے قدم اٹھائے اور پُل کے پاس پہنچا تو آپ غائب ہو گئے البتہ اس رات خوشبو اس قدر فراوانی سے آتی رہی جسے تمام طلبا نے جامعہ صوفیہ اور دیگر حضرات نے پُوری طرح محسوس کیا اور اس بات کی تصدیق کی کہ یہ خوشبو آج بالکل نئی ہے اور کوئی خوشبودار چیز بھی وہاں موجود نہ تھی خاص طور پر محراب کی طرف سے خوشبو کے جھونکے آتے اور مشامِ دماغ کو معطر و معنبر کرتے چلے جاتے۔

پاکستان بننے کے بعد ایک مرتبہ مَیں دہلی گیا اور حضرت سلطان المشائخ محبُوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ کے مزار شریف پر حاضری دی آپ کے عرس شریف کا موقع تھا اس لیے دعوت نہ پڑھ سکا کیونکہ ساری رات لوگوں کا ہجوم رہتا تھا میں نے ارادہ کیا کہ عرس شریف کے بعد دعوت پڑھ کر ملاقات کر کے واپس جاؤں گا۔

چنانچہ جب عرس کے دُو دن بعد رات کو میں نے دعوت پڑھی اور آپ کی ملاقات نہ ہُوئی تو میں یہ سمجھا کہ شاید آپ مجھ سے ناراض ہیں کیونکہ عرس کے موقع پر میرے دل میں دو باتوں پر بڑی

کہ ٹھن پیدا ہوتی رہی ایک یہ کہ وہاں لوگ سجدۂ تعظیمی بہت کرتے تھے اور مجھے یہ بہت بُرا معلوم ہوتا تھا۔ دوسرا قوالیوں کی اس قدر بہتات تھی کہ لوگ سب قوالیوں میں مشغول رہتے اور نماز کی طرف بہت کم آتے پھر مسجد بھی چونکہ مزار سے بالکل ملحق تھی اس لیے نماز پڑھتے ہوئے بھی قوالیوں کا شور و غل کانوں میں پڑتا اور مجھے بہت دُکھ ہوتا۔

میں یہ سمجھا کہ شاید میری دونوں باتیں آپ پر منکشف ہو گئی ہیں اور آپ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں اس لیے مجھے زیارت سے محروم رکھا ہے میں نے دل ہی میں توبہ کی کہ جو کچھ آپ کے سلسلہ میں ہے درست ہے میری ناقص عقل ان کو نہیں سمجھ سکتی۔

دوسرے روز پھر دعوت پڑھی پھر بھی حضوری نہ ہو سکی پھر خیال آیا کہ شاید میرے اندر کوئی نقص پیدا ہو گیا ہے سارا دن استغفار پڑھتا رہا اور اپنے پیر و مرشد کی طرف توجہ کر کے استدعا کرتا رہا کہ میرے اندرونی نقص کو درست فرما دیں۔

تیسری شب جب میں نے دعوت پڑھی اور کچھ نظر نہ آیا تو ایک شیطانی وسوسہ یہ پیدا ہو گیا کہ خواجہ صاحبؒ کے متعلق جو باتیں مشہور ہیں محض افسانوی حیثیت رکھتی ہیں ہندوستانیوں نے خواہ مخواہ آپ کو بڑا ولی بنا دیا ہے حالانکہ آپ کچھ بھی نہیں معاذ اللہ۔

بس ان خیالات کا آنا تھا کہ میں ناراض ہو کر روضہ شریف سے باہر نکلنے لگا۔ روضہ کی دہلیز پر قدم رکھا تو مجھے بجلی کی طرح کا ایک کرنٹ لگا میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ حضرت سلطان المشائخ بجسدِ عنصری تشریف فرما ہیں چہرے سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہیں اور آپ مسکرا رہے ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر وجد طاری ہو گیا اور بے خودی کے عالم میں میں نے آپ کو سجدہ بھی کر دیا حالانکہ بعد میں مَیں نے توبہ بھی کی کہ سجدۂ تعظیمی میرے نزدیک کسی کو بھی جائز نہیں ہے تاہم اس وقت ایسی ہی حالت ہو گئی تھی آپ نے بے شمار فیوض و برکات سے نوازا اور میری حاضری قبول فرمالی۔

صرف ان مشاہدات پر اکتفا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو دائمی حضوری نصیب فرمائے۔ آمین۔

# دعوت الارواح کی مجالس میں شریک ہونے والے صوفی کے لیے ضروری ہدایات

**۱۔ گناہ سے توبہ** گزشتہ زمانے میں کیے ہوئے گناہوں سے سچی توبہ کرے اور آیندہ گناہ سے بچنے کی پوری پوری کوشش کرے اور دلی طور پر خدا سے عہد کرے کہ آیندہ وہ گناہ نہیں کرے گا کیونکہ روح کی قوت پیدا کرنے کے لیے تمام فکری، ذہنی اور عملی آلائشوں سے پاک ہونا ضروری ہے جس طرح اللہ تعالیٰ سے رابطہ پیدا کرنے کی پہلی شرط یہ ہے کہ انسان گناہ چھوڑ دے جھوٹ، فریب، فحش کاری، بددیانتی، بے رحمی، رعونت، لالچ اور دیگر رذائل کو ترک کر دے، بلکہ اعمال و خیالات میں پاکیزگی پیدا کرے اسی طرح روح سے رابطہ پیدا کرنے کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ اخلاقِ رذیلہ سے پاک و صاف ہو۔

**۲۔ پابندیِ آئین** روح کی عظمت کا راز اسی میں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خواہش میں ڈھل جائیں عبادت، پاکیزگی اور تقویٰ کو اپنا شعار بنا لیں۔ کینہ، کدورت، حرص اور دیگر جذباتِ سفلی کو یکسر چھوڑ دیں خدا کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کا نام عبادت ہے غذا کے بغیر جسم خاکی مرجھا جاتا ہے اور نیکی و طاعت کے بغیر جسمِ لطیف ختم ہو جاتا ہے، فرائض اور واجبات تو بہت ضروری چیزیں ہیں حضور علیہ السلام کی پوری زندگی میں ڈھل جانے کا نام طاعت ہے ہر سنت اور ہر مستحب کی پابندی کرنا اور افعال و اقوال و احوال محمدیؐ کو زندگی کا اہم جزو قرار دینا ہی صحیح پابندیِ آئین ہے ؎

ہست ینبوع التصوف ذات او
اولیاء باشند از آیاتِ او
ما التصوف ؟ روحِ افعالِ رسول
محویت در ستِ احوالِ رسول

**۳۔ غذا کا حلال اور پاکیزہ ہونا** اکثر لوگ جب ورد و ظائف اور اعمال و اشغال کی پابندی کرتے ہیں اور بہت مدت تک انہیں کچھ حاصل

نہیں ہوتا تو وہ یہ سمجھ کر کہ ان اوراد میں کچھ نہیں ترک کر دیتے ہیں حالانکہ خود ان میں ایسا نقص ہوتا ہے جس کی طرف وُہ دھیان ہی نہیں دیتے وہ رزقِ حلال کا حصول ہے کیونکہ رزقِ حلال اس راہ میں بہت اہم ہے۔ سالک پر واجب ہے کہ وہ مشتبہات سے بھی پرہیز کرے چہ جائیکہ حرام کھائے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یَآاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا۔[1]

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت حضورؐ کے سامنے پڑھی گئی تو سعد بن ابی وقاصؓ کھڑے ہو گئے اور عرض کی کہ حضور میرے حق میں دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اے سعد! رزقِ حلال کھاؤ مستجاب الدعوات بن جاؤ گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے انسان جب لقمۂ حرام پیٹ میں ڈالتا ہے تو چالیس دن تک اس کا کوئی عمل قابلِ قبول نہیں ہوتا اور جس انسان کا گوشت حرام غذا سے بنا ہو اس کے لیے آگ ہی بہتر ہے۔

اس لیے اعمال کی جان اور قوت کا انحصار رزقِ حلال پر ہے۔ رزقِ حلال میسر نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے اعمال رد کر دیئے جاتے ہیں مقبولیتِ اعمال کے لیے ضروری ہے کہ رزقِ حلال تلاش کیا جائے خواہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو اور مشتبہات سے بھی بچنے کی کوشش کی جائے۔

**۴۔ خلوصِ نیت** اس روحانی علم کو حاصل کرنے کا مقصد صرف رضائے الٰہی ہو یا روحانی غذا سمجھ کر اُسے حاصل کرنے کا شوق ہو اور کسی قسم کی خواہش دل میں نہ رکھے ورنہ کامیابی مشکل ہے یہاں تک کہ پیر بننے اور لوگوں کو مرید کرنے کی خواہش بھی دل میں نہ لائے طلبِ ریاست ایک بہت بڑا حجاب ہے۔ قربِ الٰہی حاصل کرنے کے سوا اور کوئی ارادہ دل میں نہ رکھے یہاں تک کہ عذاب و ثواب، جنت و دوزخ اور حور و قصور، شہرت و عظمت غرضیکہ ہر نفسانی خواہش سے مجتنب ہو کر صرف وصالِ الٰہی اور لقائے الٰہی کی تمنا رکھے یہ خلوص ہر عمل کی جڑ ہے اس کے بغیر مدتوں تک محنت، ریاضت کرتے رہنا بیکار ہو جاتا ہے ؎

زاہد کمالِ ترک سے ملتی ہے یاں مراد — دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبیٰ بھی چھوڑ دے

---

[1] اے لوگو! زمین کی پاکیزہ اور حلال چیزیں کھاؤ۔

ہاں اگر یہ ارادہ ہو کہ روحانی قوت حاصل کر کے کسی ذاتی اور نفسانی اغراض کے بغیر اسلام کی خدمت کروں گا ملک و ملت کی بہبودی کے لیے کوشاں رہوں گا اور مخلوق کی بھلائی کے لیے خدمتِ خلق کو شعار بناؤں گا تو حرج نہیں ہے

# دعوت الارواح کی مجالس میں شرکت کے لیے چند مشقیں

## عمل نمبر ۱ :— مشق یکسوئی قلب

مشق یکسوئی قلب کے لیے تصور اسم ذات نہایت قوی عمل ہے اور اس کو اس معاملہ میں بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔

**طریقِ کار** ایک گول قسم کا ڈبہ جس پر اسمِ ذات لکھا ہوا ہو اپنے سامنے رکھ لیں جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیں گویا جسم میں جان ہی باقی نہیں اگر یہ چیز بیٹھنے سے میسر نہ ہو تو بیشک لیٹ جائیں یا کسی آرام دہ چیز سے تکیہ لگالیں جب جسم ، دماغ اور دل کو پورا سکون حاصل ہو جائے اس ڈبہ پر لکھے ہوئے اسمِ ذات کی طرف دیکھنا شروع کریں جہاں تک ممکن ہو آنکھ نہ جھپکیں چار پانچ منٹ میں اس محویت کی حالت میں تم پر غنودگی سی طاری ہونے لگے گی گویا تمہارا دماغ نیم خبری کی قبولیت پر آمادگی ظاہر کر رہا ہے اس حالت میں پاسِ انفاس بھی جاری رکھیں تو مزید فائدہ ہوگا لیکن اگر تمہاری یکسوئی میں فرق آئے تو صرف تصورِ اسمِ ذات ہی کافی ہے۔

دورانِ مشق اُونگھنا یا سوجانا سخت مضر ہے اگر نیند آجائے تو مشق دو جب سستی دُور ہو جائے اور کسی قسم کی گھبراہٹ ، اُونگھ اور نیند نہ ہو تب مشق کرو۔ اپنی مشق کو روزانہ بڑھاؤ اور کبھی ناغہ نہ کرو کیونکہ ناغہ ہونا عمل کے لیے نقصان دہ ہے ایک وقت مقرر کر لو ، روزانہ اسی وقت میں مشق کو بڑھاتے جاؤ اگر پہلے روز پانچ منٹ کی ہے تو ہر روز ایک منٹ زیادہ کرتے جاؤ۔

اس طریقہ میں اجتماعِ خیالات ، تصور ، یکسوئی قلب سے روحانی قوت حاصل ہو گی۔

یہ مشق اس وقت تک کریں جب آنکھیں بند کرنے کے بعد وہ تصور اسی طرح قائم رہے اس کے بعد اندھیرے میں جا کر آنکھیں بند کر کے مشق تصور و جودی کریں یعنی یہی اسم ذات جس کو تم ظاہری آنکھوں میں جما چکے ہو اُسے آنکھیں بند کر کے ہر اعضاء پر تصور کریں تقریباً ایک گھنٹہ تک

اس مشق کو جاری رکھیں سوتے وقت بھی اسی مشق کو کرتے کرتے سو جائیں اس سے بہت فائدہ ہوگا۔

**فوائد** ۱۔ چونکہ یہاں رُوح سے ملاقات کرنے کا مقصد پیشِ نظر ہے اس لیے سب سے پہلے اپنی رُوح کو قوی کر کے اس مقام تک پہنچائیں کہ ظلماتِ بشری دُور ہوں اور رُوح جسم پر غالب ہو جائے بشریت نور میں بدل جائے چونکہ رُوح نوری ہے اور جب تک اس کی جنس تبدیل نہ ہو، رُوح سے ملاقات مشکل ہے اس لیے اس مشق سے جسم کو نوری بنانے کا فائدہ حاصل ہوگا اور رُوح کو اپنی گرفت میں لانے کی قوت پیدا ہوگی اس مشق سے پوشیدہ باتیں جاننے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ آدمی روشن ضمیر اور غیر معمولی عقلمند ہو جاتا ہے، عالمِ ملکوت کا راستہ کھل جاتا ہے اور ارواح سے ملنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

۲۔ اور کسی چیز کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور اس پر حاوی ہو کر اس کو اپنی طرف کھینچنے کی قوت پیدا ہو جائے گی۔

## تصوّر کے مکمل ہو جانے کا عملی تجربہ

۱۔ کسی شخص کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ اور اس کی گردن کے پچھلے حصہ پر خُوب اچھی طرح ٹکٹکی لگاؤ اور اپنے دل میں مضبوط ارادہ کرو کہ وُہ شخص مڑ کر تمہاری طرف دیکھے۔ ایسا کرنے سے وُہ شخص ضرور آپ کی طرف دیکھے گا بس تصوّر کا عمل مکمل ہو گیا۔

۲۔ اپنی آنکھوں کو بند کر لو اور اپنے دوست یا رشتہ دار کا خیالی نقشہ اپنی آنکھوں میں جماؤ بالکل صاف دکھائی دینے لگے تو آپ اُسے خیالات ہی میں تحکمانہ لب ولہجہ میں حکم دیں کہ وُہ فلاں وقت تم سے ملے یا آپ کا فلاں کام کرے ایسا کرنے سے وُہ ضرور آپ کا حکم بجا لائے گا آپ کی حسبِ منشاء کام سرانجام دے گا۔

۳۔ زمین کے اُوپر ایک بڑا سا دائرہ باندھو اس کے اندر کسی کیڑے مکوڑے کو چھوڑ دو۔ اب آپ اس پر ٹکٹکی باندھو اور تصوّر کر کے دل میں مضبوط ارادہ رکھو کہ یہ کیڑا دائرہ سے باہر نہیں جائے گا۔ اگر آپ کا ارادہ اور تصوّر مضبوط ہے تو یقیناً وُہ کیڑا چکر سے باہر نہیں جائے گا۔

جب یہ حالت ہو جائے کہ آنکھیں بند کر کے جسے چاہیں تصوّر میں خوب روشن اور واضح دیکھ

سکیں تو عمل پُورا ہے یہ ایک بہت ہی زبردست عمل ہے اس سے آپ کی مقناطیسی قوت ہزار گنا بڑھ جائے گی اسی قوت سے آپ کسی بھی رُوح کا تصور کر کے اُسے بُلا سکتے ہیں اور اس سے بات چیت کر سکتے ہیں لیکن اس کے ساتھ قوتِ ارادی کے مضبوط ہونے کی مشق بھی جاری رکھیں کیونکہ ڈھیلی گرفت کام نہ دے گی۔

## عمل نمبر ۲:۔ قوتِ ارادی کو مضبوط اور یقین کو محکم کرنے کی مشق

**طریقِ کار** (۱) قوتِ ارادی کو مضبوط کرنے کے لیے ہر روز گوشہ نشین ہو کر اس بات پر غور و فکر کرتا رہے کہ مایوسی گناہ ہے اور نا اُمیدی کفر ہے میں مسلمان ہُوں میرا خدا کے ساتھ رابطہ اور تعلق ہے وُہ مجھ پر مہربان ہے میں اس کا تابعدار بندہ ہُوں میں جو بھی ارادہ کروں وُہ ضرور پُورا ہو گا یہ ہو نہیں سکتا کہ وُہ میری خواہش کو ٹھکرا دے۔

خدا تعالیٰ گناہوں سے ناراض ہوتا ہے اور گناہوں کی سزا یہ دیتا ہے کہ اس کی کوئی بات نہیں مانتا بلکہ اس کے ہر ارادے کے خلاف کرتا ہے جب میں گناہ نہیں کرتا تو پھر وُہ میری بات کیوں نہ پُوری کرے گا قبولیت دعا کا یقین رکھے اور یہ بھی یقین رکھے کہ نیک آدمی کی ہر جائز دُعا ضرور قبول ہوتی ہے بقولہٖ تعالیٰ:

وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۔ (پ ۲۵)

(اللہ تعالیٰ ایمان داروں کی دُعائیں سُنتا اور اُن پر زیادہ نوازشات کرتا ہے)

وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝ (پ ۲۴)

(کافروں کی دُعا اِدھر اُدھر بھٹکتی رہتی ہے)

میں بفضلہٖ تعالیٰ مسلمان ہُوں میں خدا کی ہر بات مانتا ہُوں تو وُہ میری بات کیوں نہ مانے گا میں اس کا پیارا بندہ ہُوں میں عبادت گزار ہُوں میں اس کا ہُوں وُہ میرا ہے غرضیکہ ذاتِ خداوندی پر پُورا بھروسہ کرنا اور اس بات کا مراقبہ کرنا کہ وہ میری ہر بات مانتا ہے یہ مشق قوت ارادی کو مضبوط اور یقین کو محکم کرتی ہے۔

---

۲۔ مراقبۂ وجودی ——— تنزلاتِ ستہ اسلامی تصوف کی خاص اصطلاح ہے

اس میں اکابر صوفیاء وجودِ حقیقی کی پہلی تجلی کو "حقیقتِ محمدیہ" اور آخری تجلی کو "حقیقتِ انسانیہ" قرار دیتے ہیں جو تمام مراتب کی جامع ہے وہ فرماتے ہیں کہ انسان بلحاظِ وجودِ حق کا عین ہے اور بلحاظِ تعین اس کا غیر ہے اور یہ غیریت اعتباری و اضافی ہے اعتبار کی مثال یہ ہے کہ اگر ہم ایک رسّی کے ٹکڑے کو جس کے ایک سرے پر ایک آتشیں گیند بندھی ہو ہاتھ میں لے کر زور سے گھمائیں تو ایک آتشیں دائرہ نظر آئے گا یہ دائرہ حقیقی نہیں اعتباری ہے اس نظریئے کے بموجب انسان چھوٹا سا جسم نہیں بلکہ اس کے اندر عالمِ امر اور عالمِ کون دونو موجود ہیں اس کے علاوہ رُوح اللہ بھی اس میں موجود ہے کما قال اللہ تعالیٰ:

وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے اپنے جگر گوشوں کو تعلیم میں فرمایا تھا:

یَا وَلَدِیْ فِکْرُکَ فِیْکَ یَکْفِیْکَ فَلَیْسَ شَیْءٌ خَارِجًا مِّنْکَ۔

(اے فرزند تیری فکر تجھ میں تیرے لیے کافی ہے کیونکہ کوئی شے تجھ سے خارج نہیں)

وَدَائُکَ فِیْکَ وَمَا تَشْعُرُ

دَوَائُکَ مِنْکَ وَلَا تُبْصِرُ

وَتَزْعَمُ اَنَّکَ جِسْمٌ صَغِیْرٌ

وَفِیْکَ انْطَوٰی عَالَمٌ اَکْبَرُ

(تیری بیماری اور تیری دوا تجھ میں ہے لیکن تو نہیں دیکھتا تجھ کو گمان ہے کہ تو چھوٹا سا جسم ہے حالانکہ تیرے اندر ایک عالمِ اکبر یعنی بہت بڑا جہان لپٹا ہوا ہے)

اور حضرت شیخ فریدالدین عطار فرماتے ہیں:

تو بمعنی جانِ جملہ عالمے ۔۔۔ ہر دو عالم خود توئی بنگر دمے

در حقیقت خود توئی ام الکتاب ۔۔۔ خود ز خود آیاتِ حق را باز یاب

تو بمعنی برتری از انس و جاں ۔۔۔ ہر چہ بینی خود توئی بنگر بداں

ہر چہ موجود است در عالم توئی ۔۔۔ وانچہ تو جویائے آنی ہم توئی

اس سلسلہ میں اکابر صوفیاء کے ہزاروں اشعار و ارشادات کتبِ تصوف میں موجود ہیں لہٰذا

اس بات پر غور کرے کہ تو وہی ہے تو بڑی چیز ہے تُو روحِ لطیف ہے جو ذاتِ مطلق کی تجلی ہے تو سراپا طاقت ہی طاقت ہے تیرے اندر تمام قوتیں مضمر ہیں تُو کائنات پر ہر طرح کا اقتدار رکھتا ہے روحِ اعظم جو اپنے آپ کو انا کہتی ہے وہ انائے حقیقی وہی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے اسی انا کو خودی سے تعبیر کیا ہے: ؎

نقطۂ نوری کہ نامِ او خودی است
زیرِ خاکِ ما شرارِ زندگی است

اسی روحِ انسانی کو صوفیائے کرام مظہرِ حق اور سرِّ ذات کہتے ہیں۔ مولانا رومیؒ اسی طرف اشارہ فرماتے ہیں: ؎

گر نبودے ذاتِ حق اندر وجود
آب و گِل را کے ملک کردے سجود

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں: ؎

وُہ شے کچھ اور ہے کہتے ہیں جانِ پاک جسے
یہ رنگ و نم یہ لہو آب و ناں کی ہے بیشی

اسی کو مرکزِ وجود یا جوہرِ انسان بھی کہتے ہیں: ؎

فرشتہ موت کا چُھوتا ہے گو بدن تیرا
تیرے وجود کے مرکز سے دُور رہتا ہے

---

جوہرِ انساں عدم سے آشنا ہوتا نہیں
آنکھ سے غائب تو ہوتا ہے فنا ہوتا نہیں

غرضیکہ انسان بلحاظ "روحِ قدسی" حق اور بلحاظِ جسم و صورت خلق ہے۔ عام نظر کے سامنے یہ "ذات" یا "حقیقت" مختلف صفات و تعینات کے پردوں میں چھپ کر آتی ہے اور عشق و محبت کے رشتے بظاہر انھی کے ساتھ اُلجھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقت شناس نظریں حقیقت بن کر حقیقت کو دیکھتی ہیں اور اسی سے عشق و محبت کے رشتے قائم رکھتی ہیں صفات و

تعینات کی غیریت اور ان کے حجابات عوام کے لیے ہیں جو حقیقت سے نا آشنا رہتے ہیں حقیقت آشنا کے لیے تو معشوق کی ہر ادا معشوق ہوتی ہے وُہ معشوق کی ادا کو معشوق سے الگ کر کے نہیں دیکھتا، جب تک یہ باور کیا جائے کہ عشق رنگ و روپ، خدوخال، چال ڈھال اور ناز و ادا سے ہوتا ہے اس وقت تک عشق، عاشق اور معشوق سب حقیقت سے دُور رہیں گے ؎

نظر بزلف و رخ و خال نیست عاشق را

تو واقفی کہ سرِ رشتہ در کجا بند است

غرضیکہ اس مراقبہ وجودی سے انسان کے اندر ایک برقی قوت پیدا ہو جاتی ہے انسان کو اپنا ہاتھ خدا کا ہاتھ معلوم ہونے لگتا ہے اور آنکھ میں ایک نور پیدا ہو جاتا ہے جس سے دُور و نزدیک کی چیزوں کو ملاحظہ کر لیتا ہے اور وجدان کی وہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو اسے بامِ عروج تک پہنچا دیتا ہے۔ ؎

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی

چنانچہ اس قوت سے جب وُہ اپنے اندر باطنی فضاؤں میں ڈوب کر دیکھتا ہے تو اُسے بندہ میں خدا نظر آنے لگتا ہے اہلِ عقل اس کے دیکھنے کو حقیقت پر مبنی سمجھیں یا غلطی پر محمول کریں اسے حقیقت بینی کہیں یا دھوکا، بہر حال اس کی قوتِ ارادی اتنی پختہ اور اتنی مضبوط ہو جاتی ہے کہ وُہ اگر کسی کام کا ارادہ کر لے اور کہہ دے کہ یہ ضرور ہو گا وہ ہو کر رہے گا۔

## تجربہ

(۱) ابتدائی طور پر قوتِ ارادی (وِل پاور) کا تجربہ کرنے کے لیے کہ مضبوط ہے یا نہیں، ایسا کریں کہ مٹی کے دُو پیالے لے لیں ایک ہی وقت میں جَو کے دانے بو دیجئے جب ان کے پودے ایک انچ کے قریب ہو جائیں تو دونوں پیالوں پر اَ اور بَ کے نشان لگا دیجئے اب صبح کے وقت روزانہ ایک ہی وقت پر اَ کو دائیں اور بَ کو بائیں جانب بالمقابل قریب قریب رکھ کر دونوں پر بلا ناغہ اس طرح عمل کرو:

پیالہ اَ پر خوب نظر جماؤ اور قوتِ ارادی کو ان پر اس طرح ڈالو کہ اَ کی نسبت

تصور کرو اور دل میں دُہراؤ "اس کے پودے بڑھ رہے ہیں" اور ب کی نسبت تصور کرو" اس کے پودے چھوٹے ہو رہے ہیں" ہر روز پندرہ منٹ تک یہ عمل کریں آپ دیکھیں گے کہ ق کے پودے ب کی نسبت بڑے ہوں گے۔

(۲) ایک باریک سُوئی لو اور اس کے درمیان ایک دھاگہ اس طرح باندھو کہ جب اس کو اٹھایا جائے تو ترازو کی مانند اس کا وزن دونو طرف برابر ہو۔ اب اس کو ایک "تنہا کمرہ کی دیوار کے ساتھ کیل گاڑ کر باندھ دیں یاد رہے کہ اس کمرہ میں ہوا کا گزر نہ ہو اور لٹکتی ہوئی دیوار کے ساتھ نہ لگے۔ اب تم اس کے مقابل دو زانو بیٹھ جاؤ سانس اس طرح لو کہ سُوئی نہ ہلے اب دائیں ہاتھ کی انگلیاں اکٹھی کر کے سُوئی کے قریب لے جاؤ احتیاط رکھو کہ انگلیاں ساتھ نہ لگیں اب تم آہستہ آہستہ اپنے ہاتھ کو پیچھے ہٹاتے جاؤ اور دل میں ارادے کو پکا کرو کہ سُوئی انگلیوں کی طرف کھنچی آرہی ہے روزانہ یہ عمل کرو چند دن تک اگر ہاتھ کے ساتھ سُوئی چلی آئے اور پیچھے ہاتھ کرنے سے پیچھے چلی جائے تو سمجھو کہ تمہاری قوتِ ارادی کافی مضبوط ہے۔

قوتِ ارادی کو معلوم کرنے کے لیے یہ طریقے ابتدائی ہیں ورنہ قوتِ ارادی کی مضبوطی کا تو انسان کو روزمرہ کے کاموں سے بھی پتہ چل جاتا ہے کیونکہ وُہ جب کسی کام کو پُوری نیت سے شروع کر دیتا ہے وہ ضرور ہو جاتا ہے اسی قوتِ ارادی کی مضبوطی سے رُوحوں کو بلایا جا سکتا ہے تصور کی قوتِ مضبوطی سے پکڑے گی اور قوتِ ارادی اسے کھینچ کر سامنے لے آئے گی۔

## عمل نمبر ۳:- لطیفہ خفی کو کھولنے کے طریقے

لطیفہ خفی کا مقام دُو ابروؤں کے درمیان مجمع النور کے مقام پر ہے جس طرح ناسوتی چیزوں کو دیکھنے کے لیے آنکھ کام دیتی ہے یہ مقام باطنی اور روحانی چیزوں کو دیکھنے کا آلہ ہے جب دونو آنکھیں بند کر کے اس مقام کے روزن سے جھانکیں گے تو آپ کو رُوح، ملائکہ اور دیگر باطنی اشیاء نظر آنے لگیں گی رُوح کو آپ کھینچ کر لے آئے اگر وہ نظر نہ آئے تو آپ اس سے استفادہ نہیں کر سکیں گے نیز صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ شیطان کا ہیڈ کوارٹر مقام نفس ہے جہاں سے وُہ وسوسوں کو اندر داخل کرتا ہے گویا عالمِ ناسوت کا دروازہ مقام نفس ہے۔

اسی طرح جب عالمِ بالا کی تجلیات و واردات کا نزول ہوتا ہے تو وہ مقامِ لطیفۂ خفی سے جسمِ انسانی میں داخل ہوتی ہیں ملائکہ کی نورانیت اور الہامی الفاظ بھی اسی راستے سے قلب و رُوح پر نازل ہوتے ہیں اس لیے چونکہ رُوح عالمِ ملکوت کی چیز ہے اس سے ملاقات کرنے کے لیے اس راستے کو کھولنا پڑتا ہے اور مقامِ نفس کو بند کرنا پڑتا ہے تاکہ شیاطین اور ہمزاد وغیرہ ان پاکیزہ اور مقدس روحوں کی ملاقات میں دخل اندازی کر کے غلط باتیں شامل نہ کر دیں۔

مقامِ نفس کو بند کرنے کے لیے زیرِ ناف تصورِ اسمِ ذات کریں وہ مقفل کر دیا جائے گا اور لطیفۂ خفی کو کھولنے کے لیے تین طریقے میرے تجربہ میں آئے ہیں جو سریع الاثر اور تھوڑے وقت میں مکمل کیے جا سکتے ہیں؛

۱- ایک بڑا آئینہ لو جس میں گردن تک چہرہ نظر آئے آئینہ کو جنوبی دیوار سے لٹکا دیں اور شمال کی جانب موم بتی رکھیں تاکہ آپ کی شکل آئینہ میں نظر آئے لیکن موم بتی کی لو نظر نہ آئے مقامِ خفی پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا شروع کریں اور ساتھ ہی ساتھ پاسِ انفاس سے اَللّٰہُ کا وِرد جاری رکھیں دیکھتے دیکھتے ایسے مستغرق ہو جائیں کہ اپنا چہرہ نظر نہ آئے تو لطیفۂ خفی چند دنوں میں کُھل جائے گا کبھی ایسا ہو گا کہ اس استغراقی کیفیت میں آپ کو ایک باغ نظر آئے گا جس میں ایک حوض ہو گا۔ چاروں کونوں پر چار مہیب شکلوں کے آدمی تلواریں لیے کھڑے ہوں گے پھر وہ حملہ آور ہوں گے آپ گھبرائیں نہیں 'اللّٰہ' کا وِرد جاری رکھیں تو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے آخر کار ایک بزرگوار سے ملاقات ہو گی جو تمہیں لے جا کر تمام نظارہ ہائے باطنی دکھائے گا یہ اس بات کی دلیل ہو گی کہ آپ کا لطیفۂ خفی کُھل گیا ہے۔

۲- اسی طرح کا ایک بڑا آئینہ لیں جس میں عکس کی بائیں آنکھ کی پتلی کو نظر کا مرکز بنائیں اور یکسوئی قلب سے توجہ کریں کہ تمہاری آنکھوں سے مقناطیس نکل کر عکس کی پتلی کے ذریعہ تمہارے دل و دماغ پر اثر کر رہی ہے اور آپ ابھی ابھی بے ہوش ہُوا چاہتے ہیں ہر روز نصف گھنٹہ تک یہ مشق جاری رکھیں اس سے آپ پر نیم بے ہوشی کی حالت طاری ہو جائے گی لیکن اس بے خبری میں آپ کو کوئی نہ جگائے اس میں خود بخود جاگنا ہی عمل کے لیے مفید ہے اس مقصد کے لیے تنہائی کی ضرورت ہے مکان میں ایک علیحدہ جگہ منتخب کریں مکھن، دُودھ

زیادہ استعمال کریں کیونکہ اس عمل سے گرمی خشکی بڑھ جاتی ہے۔

۳۔ ایک عمل پُرانے بزرگوں کا مجرّب ہے یہ بھی کسی حد تک مفید ہے۔ ہر روز علیحدہ جگہ میں بیٹھ کر بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے مقامِ خفی کی جگہ کو آہستہ آہستہ مسلتے رہیں تاکہ آپ کی تمام تر توجہات اس مقام پر مرکوز ہو جائیں۔ یہ مشق کرتے کرتے سو جائیں خواب کے اندر ایک باغ نظر آئے گا اور اس میں چند لوگ بندوقوں سے مسلح نظر آئیں گے اگر وہ حملہ کر دیں تو گھبرائیں نہیں وُہ کامیاب نہیں ہوں گے اَللّٰہُ کا وِرد کر کے ان کی طرف دم کر دیں پھر ایک پیر مرد ملے گا جو آپ کی اس مشکل کو حل کر دے گا۔

## عمل نمبر ۴ : یکسوئی یا توجّہ کامل

اگرچہ تصوّر میں بھی یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے لیکن آپ غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ تصوّر بھی صحیح کر رہے ہوں گے لیکن ایک خیالی قوت کہیں دوسری طرف گھوم رہی ہوگی یکسوئی میں اسی خیالی قوت کو ایک جگہ مرکوز کرنا مقصود ہوتا ہے یہ بھی ایک عظیم قوت ہے اسے اسم اعظم کی قوت سمجھیں یا خدائی قوت کا اعلیٰ نمونہ تصوّر کریں یہ قوت آپ کو رُوحانی مشکلات کے وقت کام آئے گی، خاص طور پر روح سے اکتسابِ فیض کے لیے یہی قوت استعمال میں لانی پڑتی ہے اسی قوت سے انسان کسی کا فیض سلب کر سکتا ہے۔

سب سے پہلے آپ نے تصوّر کی قوت سے روحانی کو پکڑ لیا اور قوتِ ارادی سے کھینچ کر پاس لے آئے اب اگر اس سے حصولِ فیض نہ ہُوا تو آپ کی ساری محنت رائیگاں چلی جائے گی، اس لیے اگر رُوحانی خود بخود فیض عنایت کر دے تو فبہا ورنہ اسی قوتِ یکسوئی اور توجہ کامل سے آپ اس سے فیض سلب کریں۔

## یکسوئی پیدا کرنے کے طریقے

**مشق نمبر ۱** ایک الگ کمرہ میں وضو کر کے بیٹھ جائیں گھڑی یا کلاک کو ایسی جگہ رکھیں جہاں وہ تمہیں نظر نہ آئے صرف اس کی ٹِک ٹِک کی آواز سنائی دیتی رہے اب دنیوی

خیالات کو دل سے مٹا دو آنکھیں بند کر لو دنیا سے بےخبر ہو کر گھڑی کی آواز پر اپنی توجہ لگا دو اور اس کی ٹک ٹک کے ساتھ ذکر پاس انفاس شروع کر دو ایک گھنٹہ روزانہ جاری رکھو چند دن کے بعد قلب کے اندر سے ایک آواز ٹِک ٹک کی سنائی دے گی یا اَللّٰہُ کی آواز سُنائی دے گی۔ اب گھڑی کی آواز کی بجائے اس پر اپنی توجہ مرکوز کر دو کچھ دن اس طرح مشق کرو اب آپ کا دل ذاکر ہوگا اور آپ اس کے سامع ہوں گے۔

کچھ روز کے بعد سلطان الاذکار شروع کریں یعنی اس آواز کے ساتھ ہر بُن مو کو ذکر میں شامل کر لیں یوں محسوس کریں کہ جب آپ دائیں طرف اَللّٰہُ کہتے ہیں تو تمام بال کھڑے ہو گئے ہیں اور جب بائیں طرف ھُوْ کہتے ہیں تو سب بال اپنی اپنی جگہ پر لیٹ گئے ہیں اس طرح جسم کا ایک ایک بال ذاکر بن جائے گا۔

**فوائد** اس سے ایک تو یکسوئی کا فائدہ حاصل ہوگا اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ کثافت و ظلمت بشری دُھل جائے گی اور آپ کا جسم نُور ہی نور بن جائے گا اور ملکوتی صفات کا حامل ہو جائے گا اب عالم ارواح کی چیز رُوح سے ملاقات کرنے اور بات چیت کرنے کے لیے آپ کو آسانی ہو گی اور پھر دن بدن اس شغل کو جاری رکھنے سے ایک عظیم روحانی قوت آپ کو حاصل ہو گی جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

**مشق نمبر ۲** اگر آپ گھڑی یا کلاک حاصل نہیں کر سکتے تو ایک موٹے دانوں والی تسبیح حاصل کر لیں جو بہت لمبی نہ ہو اور نہ ہی اس میں دانوں کے ختم ہونے کی حد رکھیں وُہ بالکل گول چلتی رہے علیحدگی میں باوضو ہو کر اس کے دانوں کو اس طرح پھیریں کہ ٹِک ٹِک کی آواز آنے لگے اب اس آواز پر توجہ لگا دیں۔ باقی تمام طریقہ مشق نمبر ۱ کا جاری رکھیں ان شاءاللہ یکسوئی سے ایک عظیم روحانی قوت آپ کو حاصل ہو گی جس سے آپ اپنے اندر ایک غیر معمولی تبدیلی محسوس کریں گے آپ کو یُوں معلوم ہوگا کہ آپ ولی کامل بن گئے ہیں لیکن یہ منزل آپ کے امتحان کی ہے وہ یہ کہ آپ غرور نہ کریں ورنہ سب کیا کرایا خاک میں مل جائے گا۔

# تجربات

**تجربہ نمبر ۱** اب دُو چیزوں کا تجربہ تمہارے پیشِ نظر ہے وُہ یہ کہ کسی سے کچھ سلب کرنا یا کسی میں کچھ داخل کرنا یہ دونوں قوتیں تمہیں حاصل ہیں لہٰذا پہلے سلب کرنے کا تجربہ کرو ایک گملا جس میں گلاب کا پھول لگا ہُوا ہو وُہ حاصل کریں اب اس پھول پر اپنی روحانی قوت سے اس طرح عمل شروع کریں:

۱۔ روحِ نباتی جو تمہاری زندگی ہے جس کی بدولت تم تروتازہ اور سرسبز دکھائی دیتے ہو میں اُسے اپنی آنکھوں کے ذریعہ کھینچ رہا ہُوں۔

۲۔ تمہاری زندگی میری آنکھوں میں کھینچ کر جمع ہو رہی ہے اور تم خشک ہوتے جا رہے ہو۔

۳۔ تمہاری شادابی اور تازگی کافور ہو رہی ہے اور تم ایک خشک پھول ہو، چنانچہ وُہ پھول ایک دُو دن میں خشک ہو جائے گا اس طرح سمجھ کہ آپ سلب کرنے پر قادر ہیں۔

**تجربہ نمبر ۲** کسی مریض پر تجربہ کریں عامل سالک مریض کے مرض کو اپنی ذات میں تصوّر کرے یعنی اس کی بیماری کو کھینچ کر اپنے اوپر اجتماعِ خاطر سے طاری کرے کہ جو اس مریض کو مرض ہے وُہ میرے اندر ہے یہاں تک پختہ تصوّر جمائے کہ کوئی دوسرا خطرہ اس کے دل میں نہ آنے پائے تو فوراً مریض کا مرض سلب ہو جائے گا پھر اپنے اندر سے اس مرض کو باہر پھینک دینے اور خارج کر دینے کا تصوّر جمائے ورنہ وُہ خود اس مرض میں مبتلا ہو جائے گا۔

یا پہلے سے ہی یہ تصوّر کرے اور اجتماعِ خیال سے اس مرض کو تصوّرِ خیالی یا صورتِ مثالی کے ساتھ تصوّر کر کے اسی مریض سے کھینچ کر باہر کر دے۔ اس طریقے سے بھی مرض سلب ہو جائیگا۔ کسی درد کو بھی اسی طرح دُور کیا جا سکتا ہے بہرحال اس کو کبھی کبھی بوقتِ ضرورت استعمال کیا جا سکتا ہے اسے پیشہ نہیں بنانا چاہئے۔

**تجربہ نمبر ۳** اب یہ دیکھنا چاہو کہ میں اس قوت سے کسی کے اندر کوئی چیز داخل بھی کر سکتا ہُوں تو اس طرح تجربہ کریں۔ پانی کے بھرے ہُوئے گلاس میں کسی کیڑے یا مکھی کو پکڑ کر ڈال دیں مگر اس کا کوئی عضو نہ ٹوٹے اب اس انتظار میں رہو کہ

وُہ ڈوب کر مر جائے اس میں کوئی حرکت باقی نہ رہے وہ بالکل سرد ہو جائے اس کے بعد کسی کاغذ یا تنکے سے اسے باہر نکال لو اور سیاہی چوس پر رکھ کر خشک بھر اُپلوں کی سرد راکھ اس پر ڈال دیں تاکہ اس کی نمی خشک ہو جائے۔

۱۔ اب اس پر اپنی روحانی قوت سے اس طرح زور لگاؤ کہ اپنے ہاتھ، روح اور روحانی قوت سے یہ خیال کرو کہ جو رُوح تمہارے جسم سے نکل چکی ہے میں اُسے دوبارہ تمہارے جسم میں داخل کر رہا ہُوں۔

۲۔ تم ابھی زندہ ہوا چاہتے ہو۔

۳۔ رُوح تمہارے جسم میں داخل ہو رہی ہے۔

۴۔ اب تم ہلے کہ ہلے۔

۵۔ لو اب تم میں حرکت شروع ہوئی۔

اس طریقہ سے مرا ہُوا کیڑا اگر زندہ ہو جائے تو سمجھو کہ تمہاری قوت روح حیوانی داخل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔

## رُوح کو حاضر کرنے کی مجلس

ایک گول اور ہلکی میز بنواؤ جس کے پائے تین ہوں میز کے اوپر پاک وصاف کپڑا ڈال دیں۔ اس کپڑے کو عطر لگا کر معطر کر دیں، کچھ خوشبودار پھول میسر ہو سکیں تو وہ بھی میز پر رکھ دیں۔ ایک پاک صاف اور علیحدہ مقام تجویز کریں اگر مکان زیرِ زمین ہو تو وہ زیادہ موزوں رہے گا وہاں درمیان میں میز رکھ دیں اور بالکل اندھیرا کر دیں چھ آدمی ایسے تجویز کریں جو مذکورۃ الصدر مشقوں کو کر چکے ہوں ان آدمیوں میں پانچ کو ممبر بنا لیں اور ایک کو اُن کا امیر یا پریذیڈنٹ بنا دیں۔

اب وہ صدر مجلس ان پانچ آدمیوں کو حکم دے کہ وُہ دُو دُو نفل اس طرح پڑھیں کہ سُورۂ فاتحہ کے بعد سَو بار سُورۂ اخلاص پڑھیں اب صدر انھیں میز کے اردگرد بیٹھنے کا حکم دے اور خود صاحبِ صدر اس مجلس کے اردگرد آیت الکرسی سے حصار کرے تاکہ کوئی شیطانی، جناتی چیز اور ہمزاد وغیرہ آ کر دھوکہ نہ دے سکے۔ اب اس میز کے اردگرد بیٹھ کر جس رُوحانی کو بلانا مقصود ہو اس

روحانی کو اُن نوافل کا ایصالِ ثواب کردیں اوّل آخر درود شریف پڑھ لیں پھر اس میز کے اردگرد
اس طرح بیٹھیں کہ اُن کے ہاتھ میز پر رکھے ہوں میز پر ہاتھوں کا دباؤ نہ پڑے، اجسام کو ڈھیلا
چھوڑ دیں ہاتھ اس طرح رکھیں کہ ہر ایک ممبر اور صدر کا ہاتھ ایک دوسرے سے لگا ہوا ہو یعنی چھنگلی
ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہو اور اپنے دونوں انگوٹھوں کو بھی ملائے رکھے ہاتھ کی انگلیاں مَس کریں لیکن
جسم ایک دوسرے سے مَس نہ کرے یہاں تک کہ کپڑا بھی ایک کا دُوسرے کو نہ لگے۔ اب سب اس
روح کا تصوّر کریں جسے بلانا مقصود ہو اگر اس کا فوٹو دیکھ چکے ہوں تو پھر آسانی سے تصوّر جم سکے گا
ورنہ اس کے اوصاف یا اس کی قبر یا اس کے ماحول کا تصوّر جمائے یا پھر اس کے نام کا تصوّر کرے
اور صدرِ مجلس سورۂ یٰسین کی آہستہ آہستہ تلاوت کرے جب سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۝ پر پہنچے
تو سب ممبر اس آیت کو دُہرائیں بار بار پڑھیں اور رُوح کو تصوّر سے اپنی طرف کھینچیں اور اپنی قوتِ ارادی
سے یُوں سمجھیں کہ بس وُہ آگئی ہے تھوڑی دیر بعد ممبروں کو اپنے ہاتھوں میں ایک قسم کی سنسناہٹ
اور گرمی سی محسوس ہونے لگے گی زبردست خوشبو کا جھونکا مشامِ دماغ کو معطر کر دے گا یا آپ پر
رقت طاری ہو جائے گی آپ کا بے ساختہ رونے کو جی چاہے گا یا آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہوجائیگی
ذکر جاری ہو جائے گا اگر اس حالت میں حلقہ ٹوٹ جائے تو کوئی حرج نہیں اگر آپ کو ہوش ہے
تو سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۝ کا ورد آہستہ آہستہ کرتے رہیں کبھی کبھی میز بھی حرکت میں
آجائے گی، آنکھیں بند رکھیں اگر آپ کی ملکوتی نگاہ کام کر رہی ہے تو زیارت نصیب ہوگی۔

اب صدرِ حلقہ اس روحانی سے بات چیت شروع کرے سب سے پہلے یہ مطالبہ کرے کہ
آپ کو اللہ تعالیٰ نے طاقت دی ہے کہ آپ مجسّم ہو کر ہمیں اپنی شکل و صورت کی زیارت بھی کرا سکتے ہیں
لہٰذا زیارت کرائیے تاکہ حاضرینِ مجلس کو آپ جیسے روحانی بزرگ کی تشریف آوری کا عین الیقین
ہو جائے پھر اس کے بعد فیض عنایت کرنے کا مطالبہ کرے کہ آپ نے جو زندگی میں بہت کچھ حاصل
کیا ہے اس فیض کی ہم لوگ آپ سے بھیک مانگتے ہیں آپ اپنے فیض کی زکوٰۃ ہی دے دیں۔ اگر
کسی صورت سے بھی وہ فیض دینے کے لیے تیار نہ ہو تو اس سے اپنی سلب کرنے والی قوت سے
کچھ فیض سلب کرلے جب کام نکل آئے تو رُوح کو واپس جانے کی اجازت دیں اور کہیں کہ آپ تشریف
لے جا سکتے ہیں۔ ان کی تشریف آوری اور اس تکلیف دہی کا شکریہ ادا کریں۔

اگر ان چھ آدمیوں میں سے ایک بھی ناقص ہو تو تمام کا کام بگاڑ کر رکھ دے گا۔ دورانِ عمل ڈر اور خوف کو ہرگز پاس نہ لائیں۔

قوتِ ارادی کے کچے اور غیر مستقل مزاج اور نفسانی آدمی اس میں قطعاً کامیاب نہیں ہو سکتے۔

شروع شروع میں اگر کامیابی نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں بالآخر آپ ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔

اپنا پیر و مرشد یا اپنے سلسلہ کا روحانی پیشوا بہت جلد حاضر ہو سکتا ہے یا جس بزرگ سے بہت زیادہ عقیدت و محبت ہو وہ فوراً حاضر ہو کر فیض دے گا۔

## ایک شُبہ کا ازالہ

بعض لوگ چند تجرباتی مثالوں کی مماثلت کو پڑھ کر یا طریق کار کی مشابہت کو دیکھ کر یہ خیال نہ کریں کہ میں نے مسمرازم، ہپناٹزم یا سپر چولزم کی نقل اتاری ہے بلکہ یُوں سمجھیں کہ مذکورہ تمام ازموں نے صوفیائے کرام کے مختلف طریقوں، مشقوں اور ریاضتوں کے ایک معمولی سے خاکہ کو نئے رنگ اور رُوپ میں پیش کر کے اسے بطور تماشا یا کھیل استعمال کر کے لوگوں سے روپے بٹورنے کا ایک ذریعہ بنا لیا ہے حالانکہ صوفیائے کرام نے رُوح کی ان طاقتوں سے بڑے اعلیٰ اور اچھے کام لیے ہیں۔

چونکہ رُوح میں بالیدگی اور قوت پیدا کرنے کے لیے تمام مسلم اور غیر مسلم صوفیوں کے ہاں طریقہ ایک ہی ہے اس لیے اگر ان میں چند چیزیں مشترک نظر آئیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ روح کو قوی کرنے اور اللہ تعالیٰ سے رابطہ پیدا کرنے کے متعلق تمام نسلِ انسانی کے اہلِ علم و نظر نے صدیوں سوچا مختلف تجربات کیے اور بالآخر کچھ اصول منضبط کیے جو بلا استثناء ہر جگہ ایک ہیں صرف طریق کار میں فرق ہے اسلامی و عیسائی تصوّف ہو یا ہندی و تبتی یوگا سب میں چند چیزیں مشترک نظر آتی ہیں یعنی پاکیزگیِ افکار و اعمال، ذاتِ الٰہی میں محویت یکسوئی، تصوّر، ذکر و تسبیح، اجتماعِ خیالات، نفس کشی وغیرہ، فرق صرف یہ ہے کہ مسلمان جسم و رُوح دونوں کے جائز تقاضوں کو پُورا کرتا ہے اور ایک یوگی تمام جسمانی و مادی خواہشات کو جھٹک کر کسی غار میں جا بیٹھتا ہے اس افراط و تفریط کے باوجود صوفی، یوگی روحانی لذات سے برابر متمتع ہوتے ہیں جسمِ لطیف میں پرواز کی طاقت

دونوں کو ملتی ہے حدودِ زمان و مکان کو دونو پھلانگ جاتے ہیں دونو کی نظر محجوبات و دفائن کو دیکھ سکتی ہے لیکن عقاید و اعمال اور منتہائے مقصود اور دائمی و ابدی زندگی کے لیے جو نظریہ مسلمان رکھتا ہے وُہ غیر مسلموں میں مفقود ہے ؎

پرواز ہے دونو کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

اسی طرح رُوح سے فیوض و برکات حاصل کر کے روحانی قوت کو بڑھا کر مسلمان اس سے وہ کام لیتا ہے جو نامور صوفیائے کرام لیتے رہے ہیں مثلاً خواجہ نظام الدین اولیاءؒ، خواجہ اجمیریؒ، حضرت سلطان باہُوؒ، بابا فرید گنج شکرؒ، بُو علی قلندرؒ، داتا گنج بخشؒ وغیرہم ان کے تذکرے موجود ہیں اور بعض کے اقوال اور فرمودات اور اشعار زبانِ خلق پہ جاری ہیں جن سے ان کے نظریات اور خیالات کا اظہار ہوتا ہے اور موجودہ زمانہ کے ماڈرن روحانی ازموں کے عاملین جو کچھ ان روحانی طاقتوں سے حاصل کر رہے ہیں وہ بھی آپ کے سامنے ہے ع

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

---

# تمت بالخیر

کتبہٗ: محمد شریف گل